مؤمن‘ مؤمن کا آئینہ ہے

مدرّس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:

((اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَلَیْہِ ضَیْعَتَہٗ وَیَحُوْطُہٗ مِنْ وَرَائِہٖ)) (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے اور ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے‘ اس کے ضرر کو اس سے دفع کرتا ہے اور اس کے پیچھے سے اس کی پاسبانی و نگرانی کرتا ہے۔‘‘

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ جس طرح آئینے میں دیکھنے سے چہرے کے داغ دھبے نظر آجاتے ہیں اسی طرح ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان بھائی کی صحبت میں رہتا ہے تو اس کی اچھی بری عادات سے واقف ہو جاتا ہے۔ چونکہ خود انسان اپنے خوب وزشت سے واقف نہیں ہوتا اس لیے ضرورت ہے کہ دوسرا شخص اس کی خوبیوں اور خامیوں سے واقف ہو جو اسے اس کی خامیوں سے آگاہ کرے اور یہ چیز اسے آمادہ کرے کہ وہ اپنی خامیاں دور کرنے کی کوشش کرے۔

آئینہ حقیقت نمائی کا کام کرتا ہے‘ وہ نہ کسی دوست کی رعایت کرتا ہے اور نہ دشمن پر الزام لگاتا ہے۔ وہ داغ دھبوں کو بعینہٖ اسی طرح دکھاتا ہے جیسا کہ وہ حقیقت میں ہوتے ہیں‘ نہ بڑھا چڑھا کے دکھاتا ہے اور نہ کم کر کے۔ اسی طرح ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان میں کوئی عیب دیکھتا ہے تو آئینے کی طرح ہو بہو بتاتا ہے‘ اپنی طرف سے نہ زیادتی کرتا ہے نہ کمی۔ صرف حق نمائی کا فریضہ ادا کرتا ہے۔ اگر آئینہ دیکھنے والے میں کوئی خامی ہو تو آئینہ وہ خامی چھپاتا نہیں بلکہ اس پر ظاہر کر دیتا ہے‘ تاکہ وہ اپنی خامی دور کرے۔ اس سلسلہ میں آئینے کا کام صد فیصد حق نمائی ہوتا ہے۔ آئینہ جب کسی کا عیب دیکھتا ہے تو اُسے دوسروں پر ظاہر نہیں کرتا۔ اسی طرح ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان کا عیب معلوم کر لیتا ہے تو ہمدردی کے ساتھ اس کو بتاتا ہے تاکہ وہ اس کی اصلاح کر لے اور وہ دوسروں کو اس کا عیب بتا کر اسے رسوا نہیں کرتا۔

آئینہ حقیقت نمائی انتہائی دیانت داری سے کرتا ہے۔ جس شخص کو آئینہ اس میں موجود عیب دکھاتا ہے گویا وہ اس کو بتا رہا ہوتا ہے کہ تمہاری ذات اور تمہارے عمل میں یہ چیزیں بدنما ہیں‘ لہٰذا ان کی اصلاح کر لو۔ اس پر وہ شخص غصے میں آکر آئینہ نہیں توڑتا کہ اس نے مجھے میرے داغ دھبے دکھائے ہیں‘ بلکہ وہ اپنی اصلاح اور درستگی کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی دوست اپنے دوست کو اس کی خامیوں یا نامناسب عادات پر مطلع کرتا ہے تو اسے اپنے دوست پر ناراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنے دوست کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور اپنی بری عادت چھوڑ

(۱) سنن ابی داوٗد‘ کتاب الادب‘ باب فی النصیحۃ والحیاطۃ۔

دینی چاہیے۔ اچھا انسان آئینے کو محبوب جانتا ہے' اس لیے کہ وہ اسے حقیقت حال سے پوری دیانت داری کے ساتھ واقف کرتا ہے۔ انسان خود اپنی کمزوریوں اور عیبوں سے واقف نہیں ہوتا' اس عدم واقفیت کی بنا پر وہ اپنے عیوب کو برداشت کیے رکھتا ہے' لیکن جب کوئی دوسرا اسے آئینے کی طرح آگاہ کرتا ہے تو اس کے لیے اپنے عیوب دور کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ جو عیب مجھ میں ہے وہ میرے لیے ضرر رساں ہے یا دوسروں کے لیے قابل اعتراض ہے' ان کو برا لگتا ہے' تو وہ اس عیب کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک شخص آئینے کے بغیر اپنے چہرے کے خدوخال نہیں دیکھ سکتا۔ یہ آئینہ ہی ہے جو اس کو حقیقت حال سے واقف کرتا ہے۔ آئینہ اس کا ناصح ہے۔ جو شخص اپنے دوست کا عیب دیکھے وہ نہ صرف اس کو بتائے بلکہ پوری خیر خواہی کے ساتھ کوشش کرے کہ وہ عیب اس سے دور ہو جائے' تاکہ اس عیب کی وجہ سے نہ اسے نقصان پہنچے اور نہ دوسرے اس کو برا جانیں۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ جو کسی کا عیب جان لے وہ دوسروں کو بتا کر مسلمان بھائی کو رسوا نہ کرے' نہ اس کے عیب کو بڑھا چڑھا کر بیان کرے اور نہ اس بیان میں اپنے غصے کو شامل کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو عیب دار جوابی کارروائی کی فکر میں پڑ جائے گا اور اپنے عیب کو دور کرنے کی بجائے ناصح کے سچے یا جھوٹے عیب بیان کرنے لگے گا۔ اس سے اصلاح کے بجائے انتشار اور افتراق پھیلے گا' یعنی فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ جس کو اس کا عیب پوری خیر خواہی سے بتایا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنا جائزہ لے اور اس عیب کو دور کرنے کی پوری کوشش کرے۔ اگر وہ عیب نہ ہو تو فکر مند ہو جائے کہ ایسا عیب آئندہ بھی میرے کردار میں پیدا نہ ہو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''مجھے سارے لوگوں میں وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو مجھے میرے عیوب کی طرف متوجہ کرے''۔ (روایت از مولانا سمیع الحق) اسی طرح کسی آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کے کسی عیب کی نشاندہی کی تو آپؓ نے فرمایا: ''اگر یہ عیب میرے اندر موجود ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے اور اگر میرے اندر یہ عیب موجود نہیں تو اللہ تجھے معاف کر دے''۔ (روایت از مولانا سمیع الحق)

زیر مطالعہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے مسلمان بھائی کے لیے آئینہ ہے اور وہ اپنے بھائی میں وہ کچھ دیکھ سکتا ہے جو وہ خود نہیں دیکھ سکتا۔ عام طور پر ایک شخص اپنے عیبوں سے واقف نہیں ہوتا' اسے کسی اور کے بتانے سے پتا چلتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص آئینے کے بغیر اپنے چہرے کے داغ دھبوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ اس بات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو اس کے عیب سے مطلع کریں' لیکن انداز ایسا ہونا چاہیے کہ دوست اپنی اصلاح پر آمادہ ہو جائے۔ اگر مطلع کرنے میں حکمت سے کام نہ لیا گیا تو یہ دوست کو ناراض (offend) کر سکتا ہے' جس سے نہ تو وہ اپنی خامی دور کرے گا اور نہ ہی بتانے والے کو اپنا ہمدرد اور دوست جانے گا۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' لہٰذا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بھائی کا ہمدرد ہو۔ اس پر کوئی آفت' مصیبت یا پریشانی آئے تو اُس کی مدد کرے اور ہر وقت اس کی بھلائی پیش نظر ہو۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کا کوئی نقصان نہ ہو۔ اسی طرح اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی یہی جذبہ ہونا چاہیے۔ اگر وہ اپنی کوئی چیز امانت کے طور پر اس کے پاس رکھے تو اس کی اسی طرح حفاظت اور پاسبانی کرے جس طرح اپنی چیزوں کی کرتا ہے۔

❁❁❁